پاکستان میں خارجیت کا طوفان

افادات: قائد اہل السنت وکیلِ صحابہؓ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم
مرتبہ: ماسٹر منظور حسین عفی عنہٗ ساہیوال (سرگودھا)

پاکستان میں اہل السنّت والجماعت کی عمومی غفلت، کوتاہ اندیشی اور تبلیغی و تنظیمی کمزوریوں کی وجہ سے جہاں اسلام کے نام پر شیعیت و مودودیت بڑھ رہی ہے وہاں خارجیت و ناصبیت کے فروغ کی راہیں ہموار ہو رہی ہیں اور طرفہ تماشا یہ کہ یہ لوگ اہلسنّت والجماعت کے نام و عنوان سے اپنا کام کرتے ہیں اور دینی عربی مدارس میں اپنا مخصوص ذہن پھیلا رہے ہیں۔

پاکستان میں خارجی تحریک کا ظہور محمود احمد عبّاسی صاحب کی کتاب "خلافت معاویہؓ و یزید" سے ہوا ہے لیکن اس کے اس ذہن کے اور مصنف بھی اصلاحِ امت کی خاطر میدان میں جلوہ گر ہو رہے ہیں اور اب یہ تحریک عبّاسی صاحب کے شاگردوں اور تلامذہ کے ذریعے برگ و بار لا رہی ہے جیسا کہ عباسی صاحب سے سب سے زیادہ فیض پانے والے شاگرد (کراچی کے) عزیز احمد صاحب صدیقی "شکرانۂ توفیق" کے تحت رسالہ "قرآن اور مسلمان" میں لکھتے ہیں:

"اللہ عزّوجل کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے پاکستان میں علّامہ محمود احمد عبّاسی کو ۷۸-۸۰ سال کی عمر میں تاریخِ اسلام کے چہرے سے گندگی اور گرد و غبار دُور کرنے اور معصیت کے داغ دھبّے دُور کرنے کی توفیق بخشی۔ موصوف نے پندرہ کے عرصے میں نہ صرف "خلافت معاویہؓ و یزید" "تحقیق مزید" "حقیقت سیدؔ و سادات" "حقیقت خلافت و ملوکیت" مقتلِ حسینؓ اور امِ ہانیؓ جیسی ایمان افروز تحقیقات پیش کیں بلکہ اپنے شاگردوں کا بڑا حلقہ تیار کر دیا جس نے تحقیق در تردیدِ سبائیت و باطنیت کو اپنا مقصدِ زندگی بنا لیا جن میں حسبِ ذیل قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ عزیز احمد صدیقی ۲۔ محمد سلطان نظامی لاہور ۳۔ ابو یزید بٹ لاہور تالیفات "رشید ابن رشید" وغیرہ ۴۔ حکیم فیض عالم صدیقی جہلم ۵۔ ایم ۔ جے ۔ آنا مؤلف "خدا پرستی سے انسان پرستی" تک" وغیرہ ۶ مولوی محمد اسحٰق صدیقی ندوی کراچی مؤلف "اظہار حقیقت بجواب خلافت و ملوکیت" ۲ جلد

۷۔ ثناء الحق صدیقی کراچی ۸۔ مولوی عظیم الدین تالیفات "علی المرتضیٰ" "حادثہ کربلا"
"امیر المومنین یزید" وغیرہ

(قرآن اور مسلمان ص ۱۵)

چونکہ اہلسنّت والجماعت حضرات اہل بیت (حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو ازروئے حدیث اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرتے ہیں۔ گو ازروئے قرآن سورۂ احزاب کی آیت تطہیر کے تحت اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب پاک بیویاں ہیں اور قرآنی الفاظ کی بنا پر ہی ان کو ازواجِ مطہراتؓ (پاک کی ہوئی بیویاں) کہتے ہیں۔ ان دونوں کو اپنے اپنے مرتبہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب و مقبول ماننا اور ان سے قلبی محبت رکھنا اور ان کی شان کے لائق تعظیم و توقیر کرنا اہل السنت والجماعت کے ایمان کا جزو ہے۔

لیکن بر عکس اس کے محمود احمد عباسی کا یہ خارجی گروہ تحریر و تقریر کے ذریعے یہی تحریک چلا رہا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضؓ وغیرہ حضرات اہلبیتؓ کی تنقیص و توہین کی جائے اور اہلسنّت والجماعت کے دلوں میں آہستہ آہستہ ان کی نفرت پیدا کی جائے۔ اگر عباسی گروہ کے شائع کردہ لٹریچر کو دیکھا جائے تو یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے کہ نواصب اور خوارج کی جو علامات و صفات علمائے اہلسنّت والجماعت کی تصانیف میں مذکور ہیں اس کا مصداق دورِ حاضر میں محمود احمد صاحب عباسی اور ان کا گروہ ہے اور اسی مشن پر وہ ہر پہلو سے محنت کر رہے ہیں۔

ناظرین کرام! اس گروہ کی تصانیف سے بطورِ نمونہ حسبِ ذیل عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین و تنقیص

۱۔ مجدد خارجیت محمود احمد عباسی، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اقدامِ خروج پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ایرانی شدید تعصّب نے اس تصویر میں خد و خال بھرے اور (حضرت) حسینؓ کو بجائے

ایک معمولی قسمت آزما کے جو ایک اوڑھی لغزش واختلاط ذہنی اور قریب قریب غیر معمولی حُب جاہ کے کارن ہلاکت کی جانب تیز گامی سے رواں دواں ہو ولی اللہ کے روپ میں پیش کیا۔"

(خلافت معاویہؓ ویزید)

۲۔ حضرت حسین رضؓ کو طالب جاہ و اقتدار (نہ کہ مخلص فی الدین) قرار دیتے ہوئے عباسی صاحب اپنے ممدوح ایک غیر مسلم مؤرخ دوزی صاحب کا حسب ذیل تبصرہ اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں کہ:

"حضرت حسین رضؓ کے دُور اندیش دوستوں نے لاکھ منت سماجت کی کہ ایسی خطرناک مہم کے اندر ناعاقبت اندیشانہ اپنے کو جوکھم میں نہ ڈالیں اور ان لوگوں کے مواعید اور مصنوعی جوش وولولہ پر اعتماد نہ کریں جنہوں نے ان کے والد (حضرت علیؓ) سے دغا کی اور ان کو دھوکہ دیا۔ مگر حسینؓ نے حبّ جاہ کی مہلک ترغیبات پر کان دھرنے کو ترجیح دی اور ان لاتعداد خطوط و دعوت ناموں کی فخریہ طور پر نمائش کرتے رہے جن ان کو وصول ہوئے تھے اور جن کی تعداد جیسا شیخی سے کہتے تھے کہ ایک اونٹ کے بوجھ کے مساوی تھی۔"

(خلافت معاویہ و یزید ص ۱۹۵)

قارئین کرام! اندازہ فرمائیں کہ عباسی صاحب کے نزدیک امام حسینؓ تو حبِ جاہ کی مہلک ترغیبات سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور شیخی بگھارتے ہیں، جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں جن کو دربارِ رسالت سے جوانانِ بہشت کی سرداری کی بشارت ملی؟ ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ عباسی صاحب ابن زیاد کی نیک نیتی کے تو قائل ہیں لیکن حضرت حسینؓ کے خلوص کے قائل نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"عبید اللہ بن زیاد کی نیک نیتی کا بیّن ثبوت تو ان ہی راویوں کے اس بیان سے ملتا ہے کہ مسلم بن عقیل نے اپنے آخری وقت جو وصیت ابن زیاد کو کی۔"   (ایضاً ص ۲۲۴)

۳۔ یزید کی حمایت اور حضرت حسین رضؓ کے خلاف عباسی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"حضرت علی رضؓ کی تلوار اگر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ زوجہ مطہرہ حبیبہ رسول صلوات اللہ علیہا کے خلاف بے نیام ہو سکتی ہے ۔۔۔ تو حضرت حسینؓ کے خلاف تلوار کیوں نہیں اٹھائی جا سکتی جن کی دعوت محض یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ اور حضرت علی رضؓ کا فرزند ہونے کی حیثیت سے خلیفہ انہیں بنایا جائے باوجود اس کے ان کے خلاف شروع سے متشددانہ کارروائی نہیں کی گئی حالانکہ

اصولاً یہ مطالبہ ایسا تھا کہ نہ کتاب اللہ سے ان کی کوئی سند پیش کی جا سکتی ہے نہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے، نہ تعامل خلفائے راشدین اور ائمہ اہل بیت سے۔ یہی وجہ ہے کہ امت اس نظریہ پر مجتمع نہیں ہوئی بلکہ کسی درجہ میں بھی اسے قابلِ اعتنا نہیں سمجھا حتیٰ کہ ان لوگوں نے بھی جو اپنی دانست میں خلافت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبی وراثت سمجھتے تھے"۔ (ایضاً صـ۲۰۲)

عباسی صاحب کا یہ نظریہ حضرت حسین رض کے خلوص وتقویٰ کے انکار پر مبنی ہے کیونکہ اگر حضرت علی المرتضیٰ رض اور حضرت حسین رض موروثی خلافت کے قائل ہوتے تو پھر حضرات خلفائے ثلاثہ رض کی خلافت راشدہ کو کیوں تسلیم کرتے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنی خلافت حضرت معاویہ رض کے کیوں سپرد کرتے؟

۴۔ عباسی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"یہ خطوط جو شیعہ مؤرخین نے درج کیے ہیں مسکت ثبوت ہیں اس بات کا کہ حضرت حسین رض کا اقدام محض سیاسی اقتدار کے حصول کے لیے تھا" (ایضاً صـ۱۲۲ وصـ۴۶۸)

۵۔ حضرت حسین رض کا اقدام سیاسی انقلاب پیدا کر کے اپنی حکومت قائم کرنے ہی کی غرض سے تھا اسی لیے خروج سے تعبیر کیا گیا"۔ (ایضاً صـ۴۵۱)

۶۔ ظاہر ہے کہ حضرت حسین کے یہ بھائی ان کے خروج کو طلبِ حکومت وخلافت ہی کا ایسا اقدام سمجھتے تھے جو کسی طرح جائز ومناسب نہ تھا"۔ (ایضاً صـ۱۲۹)

۷۔ حضرتِ حسین رض وحضرت عبد اللہ بن زبیر رض کے خلوص کی نفی

عباسی صاحب لکھتے ہیں:

"اس طرح کے بعض اور واقعات ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت حسین رض اور ابن زبیر رض جو بعد میں طالبِ خلافت ہوئے امیر یزید کی بیعت خلافت کی تحریک کے پہلے ہی سے حکومت کے خلاف حریفانہ روش رکھتے تھے، حضرت معاویہ رض کے مرنے کے منتظر تھے اور اپنے طرفداروں سے یہ کہہ رکھا تھا کہ اس وقت تک خاموش گھروں میں بیٹھے رہو کہ "مادام ھذا الرجل حیا جب تک یہ شخص زندہ ہے"۔ (تحقیق مزید صـ۱۰۴)

یہاں عباسی صاحب نے محض یزید کی شخصیت کے تحفظ کے لیے ان دونوں جلیل القدر صحابہ رض حضرت امام حسین رض اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رض کے خلوص پر حملہ کیا۔ ہے کہ عباسی صاحب ان کو مخلص ومتقی نہیں

مانتے بلکہ ان کو محض حصولِ اقتدار کا خواہش مند قرار دیتے ہیں العیاذ باللہ۔

۸۔ حکیم فیض عالم صدیقی (تلمیذ عباسی) حضرت امام حسین رض کے متعلق یوں زہرافشانی فرماتے ہیں کہ:

"درحقیقت آپ برشام کے مریض تھے اور اس مرض کے مریض اوّل تو مر جاتے ہیں ورنہ پاگل ہو جاتے ہیں اور اگر بچ بھی نکلیں تو ان کی زبان لکنت آمیز ہو جاتی ہے اور ذہن کما حقہ سوچنے سمجھنے کی قوتوں سے محروم ہو جاتا ہے" (خلافتِ راشدہ ص ۱۴۶)

۹۔ **حضرت حسن رض کی توہین**: امام حسن رض کے متعلق لکھتے ہیں کہ (ان کی موت) کثرتِ جماع اور ذیابطیس اور تپ محرقہ سے ہوئی۔ (ایضاً ص ۹۵)

۱۰۔ **حضرت حسین رض کی صحابیت کا انکار**: ا۔ محمود احمد عباسی لکھتے ہیں:

"پس ان تصریحات سے جب حضرت حسین رض کا وفاتِ نبوی ؐ کے وقت چار پانچ سال کا ہونا ثابت ہے تو صحابیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چہ جائیکہ صحابی جلیل ہونے کا۔"

(خلافت معاویہ رض و یزید ص ۲۴)

نیز لکھتے ہیں۔ "اتنی چھوٹی سی عمر سنِ تمیز کی عمر نہیں ہوتی۔ بعض ائمہ نے تو ان کے بڑے بھائی حضرت حسن رض کو جو ان سے سال بھر کے قریب بڑے تھے زمرۂ صحابہ رض کے بجائے تابعین میں شامل کیا ہے۔" (خلافت معاویہ و یزید ص ۱۴۶)

ب) عباسی صاحب کے تلمیذ خاص مولوی عظیم الدین صاحب رقم طراز ہیں کہ:

"تاریخی حقائق کے پیشِ نظر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم کی وفات ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کے موقع پر حضرت حسن رض اور حضرت حسین رض کی عمر اس قدر کم ہے کہ انہیں صحبتِ نبوی ؐ سے فیضیاب ہونے کا موقع نہ مل سکا، بایں طور دونوں نواسے رسول کریم صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم کے گود کھلائے تو کہے جا سکتے ہیں صحابی نہیں۔" (حق تحقیق ص ۴۳)

اور اپنے رسالے "حادثۂ کربلا" میں مولوی عظیم الدین صاحب نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر بجائے رض کے رح کی نشانی لکھی ہے کیونکہ وہ حضرت حسین رض کو صحابی نہیں تسلیم کرتے۔

ج) عزیز احمد صدیقی (جو عباسی کے سب سے زیادہ فیض یافتہ ہیں) لکھتے ہیں:

"انہی مفسدوں نے حسن رض و حسین رض اور علی المرتضیٰ رض کو صحابی رسول بتایا ہے جبکہ صحابی کے معنی

Scanned with CamScanner

دوست، آشنا، یار، وفادار، ساتھی اور جاں نثار رفیق کے ہیں۔ قرآن نے یہ خطاب صرف صدیق اکبر رضہ کو دیا تھا ہمارے یہودی اور مجوسی مؤرخ فساد پیدا کرنے کے لیے ہمارے رسول کے داماد اور نواسوں (اسباط) کو ان کا یار بتا گئے۔" (چار یاری ص۱۴ تنبیہ)

۱۱۔ **حضرت ابوبکر رضہ سے حضرت علی رضہ کا بیر**: نذیر احمد شاکر اپنی کتاب "شمائل علی رضہ (جس کا مقدمہ عزیز احمد صدیقی نے لکھا ہے) میں لکھتے ہیں:

"اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت علی رضہ نے لوگوں کے دکھاوے کے لیے بیعت عامہ کے دن حضرت ابوبکر رضہ کی بیعت کی مگر دل سے ان سے بیر رکھتے تھے۔" (ص۱۲۱)

یہی بات شیعہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت علی نے دل سے نہیں بلکہ از روئے تقیہ بیعت کی تھی۔ پھر دونوں میں کیا فرق رہا؟

۱۲۔ **حضرت عثمان رضہ اور حضرت علی رضہ کی مخالفت**: ا۔ محمود احمد عباسی لکھتے ہیں کہ:

حضرت علی رضہ کی حضرت عثمان سے مخالفت اس قدر نمایاں تھی کہ ان کے عزیز و قریب ان کا مدینہ میں رہنا اس نازک وقت میں مناسب نہ سمجھتے تھے۔" (تحقیق مزید ص۸۴)

ب عزیز احمد صدیقی لکھتے ہیں: سیدنا عثمان رضہ کے آخری ایامِ خلافت میں ایک یمنی یہودی مدینے آیا اس نے سیدنا علی رضہ کو حکومت سے شاکی اور خلافت کے لیے بے چین پایا وہ ان کا ہمدرد بن گیا۔ سیدنا علی رضہ اس کے کید کو نہ سمجھ سکے۔ اپنے دل کا حال اگل دیا۔ یہودی نے کہا بھئی خوب بنی امیہ کا یہ ستر سالہ بوڑھا گدی چھوڑنے کو راضی نہیں اور بنو ہاشم جو رسول کے خاندانی لوگ ہیں صرف وظیفے پر بسر کر رہے ہیں، اجی خلافت آپ کا حق ہے۔ ہم آپ کو حق دلائیں گے حکم کیجیے اور دیکھیے اور غالباً وہ حکم فوراً مل گیا تو یہودی فوراً عراق کی طرف روانہ ہو گیا۔ بہت سے مجوسی مسلمان بنے بیٹھے تھے۔ چند ماہ بعد ہی یہودی اپنے تین ہزار آزمودہ کار چیلے لے کر زمانۂ حج میں جب مدینہ خالی تھا دارالخلافہ میں گھس آیا اور خلیفۂ مظلوم کو شہید کر کے تاجِ خلافت بنو ہاشم کے سپوت کے قدموں میں ڈال کر داد کا طالب ہوا۔"

(حیات سیدنا سکینہ بنت سیدنا حسین رضہ شہید کربلا ص۴۹)

ج۔ مولوی عظیم الدین صدیقی لکھتے ہیں کہ:

Scanned with CamScanner

"خلافت راشدہ کے پورے دور میں سیدنا علی رض اور ان کی سیاسی پارٹی کی حیثیت حزب اختلاف کی سی رہی۔" (حق تحقیق صفحہ ۶)

اور یہی بات شیعہ بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ جلاء العیون" کے مترجم شیعہ مولوی سید ظہور الحسن شاہ کوثر بھیرلوی مقدمہ" جلاء العیون صفحہ ۲۷ میں لکھتے ہیں:

یہی گروہ سقیفہ بنی ساعدہ آگے چل کر حزب اقتدار کے نام سے موسوم ہوا اور جنازہ رسول ص کے ساتھ رہنے والے حزب اختلاف کے نام سے۔ حزب اقتدار کے لیڈر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض تھے اور حزب اختلاف کے رہنما حضرت علی علیہ السلام تھے۔"

۱۲۔ **حضرت علی رض اور حضرت عائشہ رض کی دشمنی**: عزیز احمد صدیقی لکھتے ہیں کہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رض نے واقعی امت کی ماں ہونے کا حق ادا کر دیا اور اسلام کو مجوسیوں کے شر سے بچا لیا تھا۔ آپ کا اقدام صحیح تھا یعنی حضرت علی المرتضیٰ رض نے اپنے ایرانی حامیوں کی مدد سے عثمان غنی رض کے بڑھاپے اور شرافت سے فائدہ اٹھا کر خلافت پر قبضہ کر لیا۔ ام المومنین رض نے اس غداری اور سازش سے پردہ اٹھایا۔" (حیات ام المومنین صفحہ ۵۸) نیز لکھتے ہیں: "علی المرتضیٰ نے ایرانی مجوسیوں کی مدد سے حکومت حاصل کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف نہ کیا خود ان کے ہی ایک پرستار کے ہاتھوں انہیں ختم کر دیا۔ پھر حکومت کبھی ان کی نسل میں نہ آ سکی۔ یہ ام المومنین کی بددعا تھی۔ ام المومنین حضرت علی المرتضیٰ رض کے بعد ۱۸ سال زندہ رہیں اور خلیفہ رابع سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اس عزت و احترام سے ہر موقع پر ام المومنین سے مشورہ کرتا رہا جیسے خلفاء ثلثہ کرتے تھے اور آپ کی عزت و مرتبہ کو بحال کر دیا جو ایک ناخلف بیٹے نے سرتابی کر کے مجروح کی تھی۔" (ایضاً صفحہ ۵۹)

۱۳۔ **حضرت علی رض کی توہین**: (۱) عزیز احمد صدیقی لکھتے ہیں کہ:

"میں نے حضرت علی رض کا یہ کلام پڑھا کہ: كليث غابات كريه المنظرة تو استاد مرحوم علامہ محمود احمد عباسی کے پاس گیا اور پوچھا کہ واقعی حضرت علی رض اتنے بدشکل تھے کہ خود فرماتے ہیں میں جنگلی شیر کی طرح کریہ صورت ہوں؟ موصوف نے فرمایا نہیں یہ شریف رضی کی پرکاری ہے۔ حضرت علی رض کو شعر و شاعری سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ وہ کوزہ پشت و خمیدہ ساق تھے۔ ان کے ہاتھ گھٹنوں سے نیچے لٹکتے تھے جس سے ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ (دیباچہ مکاتیب علی و معاویہ صفحہ ۱۱) یہ شعر تو حضرت علی رض کا ہے یا نہیں مگر

Scanned with CamScanner

عباسی صاحب نے حضرت علیؓ کو گبڑلا اور لنگڑا کہہ ہی دیا تاکہ ان کی شجاعت کی نفی کی جاسکے۔

ب جنگِ خیبر کے متعلق لکھتے ہیں: یہاں بھی حضرت علیؓ کو اسلامی فوج کا علم دیا گیا۔ وہ اپنی جسمانی معذوری کی وجہ سے علمبرداری کے سوا کچھ کر بھی کہاں پاتے"۔ (اہلبیت رسول یا پنجتن ص۴۲)

ج نذیر احمد شاکر" صدیوں بعد خاندانِ علیؓ کے افراد کی بدکاریوں وغیرہ کے حالات (صحیح ہیں یا غلط) لکھتے ہوئے آخر میں غلیظ نتیجہ نکالتے ہیں کہ:

"علوی حکومت کے نمونوں سے تاریخی کتابیں بھری پڑی ہیں جن کے پڑھنے سے ایک سچے مسلمان کا دل غم و غصہ سے بھر جاتا ہے اولادِ علیؓ میں حضرت علیؓ ہی کا خون دوڑ رہا تھا"۔

(شمائل علیؓ ص۱۱)

۱۵۔ حضرت علیؓ کی کردار کشی ۱۔ محمود احمد عباسی حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

اُن کے ایام (خلافت) میں دین و ملت کا کوئی تعمیری کام نہ ہوا۔ الخ (تحقیق مزید ص۹۲)

۲۔ مولوی عظیم الدین لکھتے ہیں: امام سوم حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب بانداز دیگر آپ برسر اقتدار لائے گئے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ذاتی و شخصی اور انفرادی قسم کے فضائل کے باوجود آپ اسلام اور مسلمان قوم کے کامیاب نگہبان ثابت نہ ہو سکے"۔ (حق تحقیق ص۴۵)

۳۔ عزیز احمد صدیقی لکھتے ہیں:

"وہ (صحابہ کرامؓ) کسی مشترکانہ تحریک میں کیسے شامل ہو سکتے تھے خواہ وہ حضرت علیؓ کی معرفت ہی اسلام میں لائی جا رہی تھی۔ بدقسمتی سے حضرت علیؓ ایک کمزور اور معذور فرد ہوتے ہوئے بھی محض اپنے پروہتے ورثے کی بنیاد پر اقتدار اور لیڈری کے خواب دیکھتے تھے۔ ان کو اپنی نسبت قرابت پر ناز تھا۔ یہودیوں اور مزدکیوں نے ان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھایا۔ انہیں مدینہ سے اغوا کر کے لے گئے اور کوفہ میں بٹھا کر انہیں بابل اور نینوا کی میراث دے دی۔ اس طرح کوفی اسلام کی بنیاد پڑی"۔ (مقدمہ شمائل علیؓ)

۴۔ یہی صاحب لکھتے ہیں کہ: "ہم دیکھتے ہیں کہ ... عقیل و جعفر و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی متولیانہ و مشائخانہ تربیت کی وجہ سے انتظامی امور کے اہل نہ تھے۔ اس لیے یہ حضرات زندگی بھر وثیقے پاتے رہے جو خلفائے راشدین نے بھی حسبِ حال جاری رکھے۔ (حیاتِ سیدنا سکینہ ص۴۹)

۵۔ مولانا محمد اسحٰق سندیلوی لکھتے ہیں کہ: ا۔ دانشمندی کا تقاضا یہی نظر آتا ہے کہ انہیں (حضرت معاویہؓ کو) معزول نہ کیا جاتا... انہیں معزول کرنا اس وقت نہ ضروری معلوم ہوتا ہے نہ قرین تدبر و مصلحت۔"

(اظہارِ حقیقت ص۱۹۶)

ب۔ حضرت علیؓ نے جو حضرت معاویہؓ کو معزول کیا ان کا یہ اقدام تقاضائے دانشمندی اور تدبر و مصلحت کے خلاف تھا۔" (ایضاً ص۳۸۱)

ج۔ حضرت علیؓ کے دوبارہ انتخاب نہ کرانے پر لکھتے ہیں کہ: اگر دوبارہ انتخاب ہو جاتا اور آزادانہ رائے دہی کا سب کو موقع ملتا تو باہمی اختلاف بھی ختم ہو جاتا، ان کی خلافت زیادہ مستحکم ہو جاتی اور مسلمانوں کی اتنی خونریزی نہ ہوتی، پھر حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ کی تجویز کیوں نہ مانی۔"

(اظہارِ حقیقت ۴۲۲)

د۔ حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ کی تجویز کیوں منظور نہ فرمائی؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر دوبارہ انتخاب ہوتا اور آزادانہ ہوتا تو حضرت علیؓ کی کامیابی اور ناکامی کے امکانات برابر ہوتے۔ (ایضاً ص۴۲۲)

ر۔ واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ میں حضرت معاویہؓ اقرب الی الحق تھے کیونکہ انہوں نے تا بامکان جنگ کو ٹالنے کی کوشش کی۔" (ایضاً ص۴۴۵)

ز۔ حضرت علیؓ کے متعلق لکھتے ہیں کہ: "آں محترم نے جو اصحابِ جمل و اصحابِ صفین سے جنگ کرنے کا فیصلہ فرمایا یہ موصوف کی اجتہادی غلطی تھی۔" (اظہارِ حقیقت جلد ۲ ص۴۴۸)

س۔ حضرت معاویہؓ کو معزول کرنے میں عجلت فرمانا حضرت علیؓ کی سیاسی غلطی تھی۔ (ایضاً ص۹۳)

۶۔ حضرت علیؓ کے کام منشاء و حکمِ رسولؐ کے خلاف

مولانا سندیلوی کے ممدوح مولانا سراج الحق مچھلی شہری (جن کے رسالہ" مولانا مودودی اور سیدنا.... عثمانؓ سے متعلق سندیلوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

موصوف نے مضمون کے اس حصہ کا نہایت محققانہ مدلل مسکت جواب دیا ہے جس میں مودودی صاحب نے حضرت عثمان ذوالنورین کرم اللہ وجہہ پر بالکل بے جا اور نامنصفانہ اعتراضات کیے ہیں۔" اظہارِ حقیقت جلد اوّل ص۱۶)

حضرت علیؓ پر معترض ہوتے ہوئے لکھتے ہیں:

Scanned with CamScanner

تاریخ و آثار خبر دیتی ہیں کہ حضرت علی رض ان کوفیوں پر اتنا اعتماد کرتے تھے کہ اگر حضرت مغیرہ بن شعبہ رض، سیدنا حسن رض، سیدنا ابن عباس رض نے کوئی مشورہ دیا ہے (مثلاً یہ کہ عمال عثمان کو یک قلم معزول نہ کیجئے) تو سیدنا علی رض نے اس کو نہ مانا اور اشتر نخعی جیسے بد باطن کوفیوں کے مشورہ پر عمل کیا۔ یہ کام ان سے حکم رسول کے خلاف سرزد ہوا۔ (ص ۶۶)

ب صلح حدیبیہ میں حضور ؐ نے قصاص عثمان پر سب سے بیعت لی۔ سیدنا علی رض سے بھی بیعت لی قصاص عثمان رض لیا جانا عین منشاء نبوی ؐ بلکہ منشاء خداوندی تھا۔ اس کا موقع گرچہ اس وقت حاصل نہ ہو سکا مگر اس کی بیعت حضرت علی رض کی گردن میں تھی۔ شہادت عثمان رض کے بعد سے صحابہ رض نے جن میں طلحہ رض و زبیر رض و سیدہ عائشہ رض و امیر معاویہ رض وغیرہ شامل تھے قصاص عثمانی کی بیعت نبوی ؐ کو یاد کر کے بالاتفاق کہا کہ سیدنا عثمان رض کا قصاص لینا چاہیئے یعنی یاد دلایا کہ اب بیعت سے عہدہ برآ ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اس موقع پر بھی حضرت علی رض نے قصاص نہ لیا نہ اس کا ارادہ کیا بلکہ سیدہ عائشہ رض جو قصاص عثمانی ہی کے لیے اٹھی تھیں ان سے جنگ کرنے لگے۔ یہ کام سیدنا علی رض کا منشاء رسول ؐ کے خلاف ہوا۔ اس غلط اجتہاد پر مؤاخذہ تو نہ ہوگا مگر عملی دنیا میں تو امت کو اس سے نقصان پہنچ کر رہا۔ (ص ۶۷)

۷۔ **حضرت علی رض کی خلافت راشدہ کا انکار :** ۱۔ محمود احمد عباسی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ پر الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"حضرت عثمان رض کی شہادت کے بعد رشد خلافت کیا خلافت خاصہ وعلیٰ منہاج النبوۃ کا زمانہ ہی ختم ہو کر زمانہ شر شروع ہو گیا تھا" (خلافت معاویہ رض و یزید ص ۲۵)

۲۔ حکیم فیض عالم صدیقی لکھتے ہیں کہ: "خلافت نبوت کا خاتمہ سیدنا ذوالنورین کی شہادت پر ہو گیا۔ حضرت علی رض کی نام نہاد خلافت ایک عبوری (یعنی عارضی) دور تھا۔" (سادات بنی رقیہ ص ۴۵)

نیز حکیم صاحب حضرت میاں نذیر حسین دہلوی ؒ کے یہ الفاظ نقل کر کے کہ "اور نہ حضرت علی رض کی خلافت اس سے ناجائز ہوئی" لکھتے ہیں: "مگر جائز ہی کہاں ہوئی۔ کیا اس لیے جائز ہوئی کہ قاتلین عثمان رض نے انہیں خلیفہ منتخب کیا تھا۔" (ایضاً ص ۴۷) نیز لکھتے ہیں کہ: سیدنا علی رض کی نام نہاد خلافت نہ تو قرآنی معیار پر پوری اترتی دکھائی دیتی ہے نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی خلافت کے متعلق

Scanned with CamScanner

اشارہ فرمایا ہے تو آج کے ان بزعم خویش مولاناؤں کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ سیدنا علی رضہ کو خلافت راشدہ میں شمار کر کے بالواسطہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تکذیب کریں۔ (خلافت راشدہ ص ۶۳) اور لکھتے ہیں کہ... حضرت علی رضہ خود ساختہ خلیفہ ہیں۔ خلافت راشدہ میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔" (ایضاً)

۳۔ مولانا محمد اسحٰق سندیلوی لکھتے ہیں کہ: "ان حالات پر نظر کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت علی کی... خلافت کی نوعیت ہنگامی (EMERGENCY) خلافت تھی"۔

(اظہار حقیقت ج ۲ ص ۱۸۸)

۴۔ مولوی عظیم الدین لکھتے ہیں کہ: چونکہ حضرت علی رضہ کا صحابی ہونا محتاج تعارف نہیں اس لیے لازماً تسلیم کرنا پڑے گا کہ بلا شبہ... آپ حضرات خلفائے راشدین سیدنا ابوبکر رضہ، سیدنا عمر رضہ، سیدنا عثمان رضہ اور سیدنا معاویہ رضہ نیز دیگر صحابہ کرام رضہ کی طرح اولئک ھم الراشدون میں شامل ہیں، اس لیے اگر حسب سابق پر امن حالات میں ہم عصر امت کی حمایت سے خلافت ملتی تو یقیناً آپ بھی صحابی راشد کی طرح اسلامی خلافت کی ذمہ داریوں سے بحسن و خوبی عہدہ برا ہو سکتے تھے... نوبت بایں رسید کہ آخر دم تک آپ کی خلافت ہم عصر امت کی نگاہ میں نزاعی مسئلہ بنی رہی اور ایک لاکھ مسلمانوں کے خون کی ارزانی کے باوجود اسے قیام و استحکام نصیب نہ ہو سکا بلکہ دائرہ حکومت آدھے سے بھی کم ہو کر رہ گیا" (حیات سیدنا یزید ص ۱۶۲)

مندرجہ عبارت سے مصنف کا نظریہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت علی رضہ خلیفہ راشد نہ ثابت ہو سکے، حالانکہ اہلسنت کا اس پر اجماع ہے کہ آپ رضہ چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔

۵۔ ابو یزید بٹ کی ایک کتاب "خلفائے ثلثہ" ہے۔ اس نام سے ہی واضح ہوتا ہے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کو چوتھا خلیفہ نہیں مانتے۔ اس رسالے میں انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ آیت استخلاف کا مصداق صرف تین خلفاء ہیں۔

۶۔ حضرت امیر معاویہ چوتھے خلیفہ راشد ۱۔ عزیز احمد صدیقی حضرت علی رضہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ: "وہ مسلمانوں کے خلیفہ نہ تھے... البتہ چار سال بعد حضرت معاویہ رضہ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

دوبارہ قائم کی۔ (حیاتِ ام المومنین ص۵۹)

۸۔ مولوی عظیم الدین صدیقی نے بھی اپنی کتاب "سیدنا یزید" میں متعدد بار خلفائے راشدین ثلثہ کا ہی نام لکھا ہے اور چوتھے نمبر پر حضرت امیر معاویہ رض ہی کا نام لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"حضرات خلفاء راشدین حضرت ابوبکر رض، حضرت عمر فاروق رض، حضرت عثمان ذوالنورین رض اور حضرت امیر معاویہ رض نیز دیگر خلفائے بنی امیہ کی خوش نصیبی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا مصداق ہو کر دینِ اسلام کو سرسبز رکھنے کی توفیق ملی۔ (ص۱۵۹) نیز اسی طرح لکھتے ہیں حضرات خلفائے راشدین سیدنا ابوبکر رض سیدنا عمر رض، سیدنا عثمان رض اور سیدنا معاویہ رض الخ (ایضاً ص۱۶۲)

۹۔ حضرت معاویہ امام مفترض الطاعۃ (عباسی) محمود احمد عباسی نے تو یہاں تک غلو اختیار کیا ہے کہ حضرت معاویہ رض کو امام مفترض الطاعۃ قرار دے دیا۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

"کاش انہوں (یعنی مودودی صاحب) نے سوچا ہوتا کہ جن بزرگوں نے امیر المومنین سیدنا معاویہ رض پر اجماع کیا اور انہیں امام مفترض الطاعۃ جانا (یعنی ایسا امام جس کی اطاعت واجب ہے) وہ کس پایہ کے ہیں اور اللہ اور رسول ص اور جمہوریت کے نزدیک ان کا کیا درجہ ہے۔"

(خلافت معاویہ رض و یزید طبع چہارم ص۳۶)

عباسی صاحب اور اس کا گروہ حضرت علی المرتضیٰ رض کی خلافت راشدہ کا تو انکار کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس یزید کو خلیفہ راشد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں مثلاً

۱۰۔ **یزید خلیفہ راشد** ۱۔ محمود احمد عباسی لکھتے ہیں کہ: "مملکت اسلامیہ کے ہر ہر صوبہ اور ہر ہر قریہ سے رائے عامہ معلوم کی گئی بلا جبر و اکراہ معلوم کی گئی سو فی صد ووٹ امیر یزید کے حق میں آئے۔ (تحقیق مزید ص۱۶۸)

۲۔ مولوی عظیم الدین کی کتاب "حیات سیدنا یزید" ص۳ پر جو نظم لکھی ہے اسکا پہلا شعر ہی یہی ہے کہ

ہر آن رہبر تھی ہدایت یزید کی کیوں راشدہ نہ ہو گی خلافت یزید کی

نیز اسی کتاب میں آیت استخلاف کی معنوی تحریف کر کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یزید خلیفہ راشد ہے۔

۳۔ مولوی حسن محمد خطیب جامع مسجد نوکھر ضلع گوجرانوالہ اپنے رسالہ سیدنا حسین رض اور امیر یزید (جس پر حکیم فیض کی تقریظ بھی ہے) میں لکھتے ہیں کہ: یزید کی بیعت حق تھی اور ان کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ تھی"

۴۔ عباسی صاحب کے ایک معتقد ابو یزید بٹ لکھتے ہیں کہ:

"تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیر المومنین یزید کی خلافت سیدنا علی رض کی خلافت سے بوجہ خانہ جنگی کے بدرجہا اولیٰ اور اتفاق کی حامل تھی۔" (رشید بن رشید صفحہ ۲۳۰)

بٹ صاحب یزید کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں اور اس کے جواز بلکہ ضرورت کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ؛ "صحابہ کرام رض کی شان و بزرگی کے پیشِ نظر اور ان لوگوں کے مرتبے اور عزت کی خاطر ان کے امیر اور امام کو رضی اللہ تعالیٰ کہنا ازحد ضروری ہے ورنہ ان بزرگوں کی شان میں گستاخی ہوگی۔"

ب حدیث مغفور لہم سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اگر اس مغفور فوج کے ہر فرد کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے تو صحیح اور درست ہے تو پھر اس مغفور فوج کے جرنیل کو کیوں نہ رضی اللہ کہا اور لکھا جائے۔" (ایضاً صفحہ ۲۳) اور عباسی صاحب بھی یزید کے بارے میں لکھتے ہیں۔

امیر المومنین یزید اوّل علیہ الرحمۃ والرضوان (حقیقت خلافت و ملوکیت صفحہ ۱۴)

محمود احمد عباسی اور ان کی پارٹی کی تصانیف سے جو عبارتیں سابقہ صفحات میں نقل کی گئی ہیں ان سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو حضرت علی رض سے عدمِ محبت بلکہ بغض و عناد ہے۔ یہ ان کی اہلبیت خلافت تو تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کی خلافتِ راشدہ کے بھی منکر ہیں۔ ان کے خلوص و تقویٰ کا انکار کرکے ان کو حضرت عثمان ذوالنورین رض کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں شریک گردانتے ہیں اور ان کی عظیم دینی شخصیت کو بڑی بے باکی سے مجروح کرتے ہیں۔ ان کے ہتھکنڈے وہی ہیں جو روافض کے ہیں۔ عباسی تحریک کے لٹریچر کے مطالعہ سے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ تحریک بھی سبائی تحریک ہی کی دوسری شاخ ہے۔ کیونکہ رافضیت اور خارجیت ایک ہی سبائی تحریک کے دو راستے ہیں۔ رافضی حُبِّ اہلِ بیت رض کی آڑ میں حضرات خلفائے ثلاثہ کی خلافت راشدہ کو ہدفِ تنقید بناکر مجروح کرتے ہیں اور خارجی محبت صحابہ رض اور حب معاویہ رض کی آڑ میں حضرت علی المرتضیٰ کی خلافت راشدہ کو اپنے مطاعن کا ہدف بناتے ہیں اور پھر یزید کو عادل و صالح اور خلیفہ راشد قرار دے کر حضرت حسین رض کی کھلی تحقیر و توہین کر رہے ہیں۔

بعض لوگ شیعیت کی شرانگیزی کے ردِّ عمل میں اس تحریک کے لٹریچر سے متأثر ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ عباسی تحریک شیعوں کے خلاف ہے حالانکہ حقیقت میں یہ تحریک مذہب اہلسنّت والجماعت[1]

---

[1] عباسی صاحب اور ان کی پارٹی کے دلائل کا مفصّل ردّ خارجی فتنہ حصہ اوّل و دوم" (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کے خلاف ہے کیونکہ اہلسنت والجماعت کا متفق علیہ مسلک وعقیدہ ہے کہ کسی صحابی پر بھی تنقید و...... جرح اور طعن واستہزار جائز نہیں ہے چہ جائیکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو جلیل القدر صحابی رسول ہیں، اور ان[1] کی خلافت بوجہ اوّلین مہاجرین میں ہونے کے آیت تمکین اور آیت استخلاف کا مصداق ہے اور خلفائے ثلثہ کی طرح قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ ہے اور آپ[2] مہاجرین اوّلین میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے زندگی میں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی قرآنی سند عطا فرمائی ہے۔ اس لیے آپ کی خلافت کو بھی مثل خلفائے ثلثہ رضائے خداوندی کی سند حاصل ہے نیز آپ[3] بیعت رضوان میں شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے (سورہ فتح) اپنی رضا سے مشرف فرمایا اور آپ[4] عشرہ مبشرہ میں سے ہیں جن کو نام بنام لسانِ نبوت سے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں آپ[5] اصحاب بدر واحد وخندق وفتح مکہ میں سے ہیں۔ تو ایسے جلیل القدر صحابی پر کون اہل فہم مسلمان زبانِ طعن دراز کر سکتا ہے؟

بقیہ حاشیہ: (مؤلفہ امیر تحریک خدام اہلسنت والجماعت) میں ملاحظہ فرمائیں جس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہم نے اس پارٹی کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا ہے۔
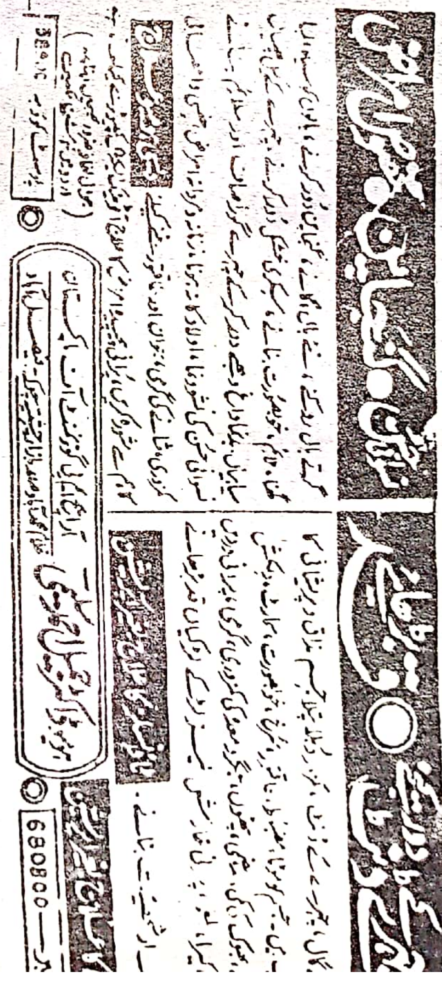
اللہ ربنا جل جلالہ — ہو الشافی — محمد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکرؓ — یا اللہ مدد — عثمانؓ
حق چار یارؓ
عمرؓ — علیؓ
فون ۸۵۴۲
معیاری ادویات کا واحد مرکز
الفاروق میڈیکل سٹور
ہسپتال روڈ ○ چکوال
بفیضِ نظر: قائد اہلسنت وکیل صحابہؓ اکابرین اہلسنت کے عقائد کے پاسبان محافظ مسلک علمائے دیوبند شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی حقیقی تصویر اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم العالیہ